حضرت مولانا منور حسین صاحب پورنیہ بہار

استاذ حدیث جامعہ مظاہر علوم سہارنپور و شیخ الحدیث دارالعلوم لطیفی کٹیہار

حضرت مولانا منور حسین صاحب کشن گنجی {پورنوی} {1986-1908} مظاہری، درس وتدریس کی بہترین صلاحیت مالک، ممتاز عالم دین و محدث معروف بہ شیخ الحدیث دارالعلوم لطیفی کٹیہار، شاگرد خاص و خلیفہ اجل و مجاز بیعت حضرت مولانا شیخ الحدیث ذکریا کاندھلوی تھے، دورہ حدیث سے فراغت کے معاً بعد مظاہر علوم میں ہی پانچ سال تک معین مدرس رہے، کوکب الدری جلد ثانی اور جامع الروایات کی تصنیف و تالیف میں احادیث کے تتبع و تلاش میں معاون تھے، مدرسہ نعمانیہ پورنیہ میں تقرر اور دو سال تک درس تدریس میں انہماک رہا اور پھر ندوۃ العلماء میں تخصص ادب میں داخلہ لیا اور جدید عربی کا مطالعہ کیا، دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا حسین احمد مدنی سے خصوصی طور پر بخاری اور ترمذی پڑھی، حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی خدمت میں مشق فتاوی کے لیے خدمت میں حاضری دیتے تھے، سرزمین بہار خاص طور خطہ سیمانچل کے مشہور و معروف ادارہ دارالعلوم لطیفی کٹیہار میں آپ کا تقرر ہوا جہاں تقریباً پچاس سال تک تدریسی خدمات انجام دیں اور خاص طور پر بخاری اور ترمذی کا درس آپ کے ذمہ رہا، مظاہر العلوم سہارنپور میں دوبارہ حاضری ہوئی، یہاں ایک سال قیام رہا اور ترمذی پڑھائے، جمعیت علمائے ہند اور امارت شرعیہ سے آپ کا خصوصی لگاؤ اور تعلق تھا، تبلیغی جماعت کی رہنمائی ورہبری فرمائی، ابتداء میں اصلاح نفس کے لیے حضرت مولانا اشرف علی تھانوی سے سلسلہ خط وکتابت قائم کیا، مگر باضابطہ طور پر حضرت مدنی سے بیعت ہوئے، حضرت مدنی کی رحلت کے بعد اپنے استاذ خاص حضرت شیخ ذکریا کاندھلوی سے مراجعت بیعت ہوئے اور آپ ہی سے اجازت و بیعت و خلافت ملی۔ آپ خطہ سیمانچل کے معروف ادارے دارالعلوم رحمانی ارریہ، دارالعلوم بہادر گنج کشن گنج اور مدرسہ حسینیہ فرقانیہ التاباڑی کے بانی و مبانی بھی ہیں۔ آپ کے معاصرین میں حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، مولانا عمر احمد صاحب تھانوی ابن حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی و مولانا عبد العلیم صاحب جونپوری وغیر ہم ہیں۔

بلاشبہ، آپ نہ صرف خطہ سیمانچل کے عظیم شخصیت تھے بلکہ علمائے کرام اور محدثین عظا م کی شہرہ آفاق ہستیوں میں آپ کا شمار ہوتا ہے، اور بلا مبالغہ، آپ کی خدمات زیادہ ہیں مگر آپ کی حیات و خدمات پر بہت کم لکھا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت ایک گم شدہ ہستی کی سی ہوگئی ہے۔ آپ کی حیات و خدمات پر تفصیلی تذکرہ کی تلاش میں '**علمائے مظاہر علوم سہارنپور**' میں مجھے یہ جامع مضمون ملا جو بغرض اضافہ معلومات من عن نقل ہے۔ واضح رہے کہ "پورنیہ کے دولی" از اکمل یزدانی، میں آپ کے مختصر سوانحی حالات مذکور ہیں۔

ڈاکٹر ابوحماد فریدی
salahuddinq12@gmail.com

والد ماجد شیخ منیر الدین مرحوم تھے۔ 27/مئی 1908ء مطابق 25/ربیع الثانی 1326ھ میں آپ کی ولادت ہوئی، تاریخی نام مغفور ہے، ابتدائی تعلیم علاقائی مدارس میں شرح جامی تک مولانا عبد الرحمن بردوانی، مولانا محمد زبیر صاحب دربھنگوی قاسمی، مولانا عبد الواحد صاحب جونپوری مظاہری سے پڑھ کر شوال 1345ھ میں جامعہ مظاہر علوم سہارنپور میں داخلہ لے کر مختصر المعانی وغیرہ سے اپنی تعلیم کا آغاز کیا، اور پھر درجہ بدرجہ تعلیم حاصل کرتے ہوئے 1350ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھ کر سند فراغت پائی بعد ازاں 1351ھ میں درجہ فنون کی یہ کتابیں صدرا شمس بازغہ، حمد اللہ، تصریح، اقلیدس وغیرہ پڑھیں۔

دورہ حدیث کے سالانہ امتحان میں آپ اعلی امتیازی نمبرات سے کامیاب ہوئے اور اس کامیابی کے صلہ میں حضرت شیخ نے آپ کو اوجز جلد اول {جو اسی زمانہ میں طبع ہو کر آئی تھی} بطور انعام مرحمت فرمائی۔ نیز مدرسہ کی جانب سے پندرہ روپئے نقد انعام میں ملے، جس سے آپ نے بارہ روپئے میں شامی مکمل خرید لی۔

آپ نے بخاری شریف جلد اول اور ابو داوَد حضرت شیخ سے بخاری جلد دوم، حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب سے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ مولانا عبد الرحمن صاحب کاملپوری سے، مسلم شریف، طحاوی شریف مولانا منظور احمد خاں صاحب سے پڑھی۔

مظاہر علوم سے فراغت پر شوال 1352ھ میں پانچ روپئے مشاہرہ پر مظاہر علوم میں معین مدرس بنائے گئے۔ پانچ سال تک یہاں تدریس کی خدمات انجام دیں اور اسی عرصہ میں دو سال حضرت شیخ کے درس ابو داوَد میں سماعت کرتے رہے، اور اسی کے ساتھ ساتھ فارغ اوقات میں قرأت کی مشق اور فن تجوید کی کتابیں بھی پڑھتے رہے، انہیں سالوں میں جامعہ مظاہر علوم میں باضابطہ طور پر فتاوی نویسی کا کام شروع کیا گیا تو اس کے اولین شرکاء میں حضرت مولانا مفتی محمود حسن صاحب گنگوہی، مولانا عمر احمد صاحب تھانوی ابن حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی اور مولانا عبد العلیم صاحب جونپوری کے ساتھ مولانا منور حسین صاحب موصوف بھی تھے۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب کاملپوری مشق کراتے اور رسم المفتی وغیرہ پڑھاتے تھے۔

حضرت مولانا کے تعلیمی گھنٹے تو مظاہر علوم میں گذرتے، لیکن درس سے فارغ اوقات حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں گذارتے تھے، اور مجاہدات روحانیہ کے ساتھ ساتھ مجاہدات علمیہ اور معمولات روحانیہ میں بھی آپ کا اشتغال رہتا تھا، چانچہ ان ایام میں جب حضرت شیخ کوکب الدری جلد ثانی کا حاشیہ لکھ رہے تھے تو مولانا موصوف کتب حدیث اور ان کی شروحات سے مضامین کا تتبع و تلاش اور پھر ان کو یکجا نقل کر کے حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔

اسی طرح حضرت کی ایک دیگر ضخیم تالیف جامع الروایات کے لیے بھی احادیث کا تلاش کرنا اور پھر ان سب کو اس کتاب میں درج کرانا مولانا کے ذمہ تھا۔

رمضان 1356ھ میں مدرسہ نعمانیہ پورنیہ میں آپ کا تقرر ہوا، یہاں کے دو سالہ قیام میں مولانا نے میزان الصرف سے لے کر ہدایہ تک اسباق پڑھائے۔ 1359ھ کے اوائل میں ندوۃ العلماء لکھنوَ پہنچ کر تخصص ادب میں داخلہ لے کر ادب عربی وغیرہ کی کتابیں پڑھیں۔ اور جدید عربی کا مطالعہ کیا۔ شوال 1359ھ میں دار العلوم دیوبند تشریف لائے اور حضرت اقدس مدنی سے خصوصی طور پر بخاری شریف، ترمذی شریف پڑھی، اور مشق فتاوی کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی خدمت میں جانے لگے۔

شعبان 1360ھ میں آپ نے وطن مراجعت کی، 7/ شوال سے باضابطہ طور پر دار العلوم لطیفی کٹیہار میں استاذ حدیث و فقہ بنادیے گئے۔ کم و بیش پچاس سال آپ نے اسی ادارے میں گذارے، یہاں بخاری شریف اور ترمذی شریف کا درس سالہا سال تک آپ نے دیا، سینکڑوں علماء و فضلاء آپ کے ذریعہ اس علاقہ میں تیار ہوئے، اس نصف صدی میں 1385ھ کا صرف ایک سال ایسا گذرا جس میں آپ دار العلوم لطیفی سے رخصت لے کر وقتی طور پر جامعہ مظاہر علوم سہارنپور آ گئے تھے۔ یہاں کے ایک سالہ قیام میں آپ نے ترمذی کا درس دیا، جمعیت علمائے ہند اور امارت شرعیہ بہار سے بھی آپ کو بہت تعلق تھا۔ ضلع جمعیت کے آپ باضابطہ طور پر صدر اور امارت شرعیہ بہار کے رکن تھے۔ تبلیغی جماعت سے بھی آپ کو گہرا لگاوَ تھا۔ چنانچہ، دعوت اور تبلیغ میں بھی برابر آپ کی نقل و حرکت رہتی تھی۔ علاقہ بہار میں بڑے بڑے تین عظیم الشان تبلیغی اجتماعات آپ کی نگرانی اور سرپرستی میں ہوئے۔ اس کے علاوہ کثیر تعداد میں مساجد اور مدارس آپ کے ذریعہ سے قائم ہوئے خاص کر دار العلوم رحمانی ارریہ، دار العلوم بہادر گنج، مدرسہ حسینیہ فرقانیہ کے آپ کے بانی و مبانی اور سرپرست تھے۔

حضرت شیخ کو بھی ان تینوں مدارس اور ان میں قائم مساجد سے بہت تعلق تھا، ان کی تعمیر کی باحسن وجوہ تکمیل ہو جانے اور آباد ہو جانے کے لیے بہت دعا فرماتے تھے اور مخیر حضرات کو بھی ان مدارس کی جانب متوجہ فرماتے رہے تھے۔ دارالعلوم رحمانی میں خانقاہ خلیلیہ، دارالعلوم بہادر گنج میں ایک طویل و عریض مسجد 'مسجد ذکریا' کے نام سے نیز مدرسہ حسینیہ فرقانیہ میں بھی تعمیر شدہ مسجد 'مسجد ذکریا' کے نام سے موسوم ہے۔

حضرت شیخ سے ربط و تعلق

مظاہر علوم کے زمانہ تعلیم میں آپ نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے خط و کتابت کر کے بیعت کی استدعا کی تو حضرت نے بیعت تو فرمایا نہیں، البتہ اصلاحی تعلق کو منظور فرمالیا۔ چنانچہ، آپ حضرت تھانوی کے ارشاد پر حضرت مولانا کاملپو ری سے اصلاحی تعلق قائم ہوا بیعت انہوں نے بھی نہیں فرمایا، بعد ازاں جب 1359ھ میں دوبارہ بخاری شریف و ترمذی پڑھنے کے لیے حضرت مدنی کی خدمت میں دیوبند پہنچے تو باضابطہ طور پر شیخ الاسلام حضرت مدنی سے بیعت ہو گئے، اور آپ ہی کے ارشاد پر ذکری جہری اور سری کرتے رہے۔ 1377ھ میں حضرت اقدس مدنی کے وصال کے بعد 1378ھ میں سفر حج کے موقع پر آپ نے حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ سے سلوک اور روحانیت میں رجوع کرتے ہوئے ایک عریضہ تحریر فرمایا جس کا مضمون یہ تھا کہ میں نے پچھلا سفر حج تو حضرت مدنی نور اللہ مرقدہ کے زیر سایہ ان کی دعاؤں کے ساتھ کیا تھا، اب حضرت والا کی طرف رجوع کرتا ہوں اور جناب والا ہی کے سرپرستی میں اس سفر میں جارہا ہوں۔ اب حضرت والا سرپرستی اور دعا فرماتے رہیں۔ لیکن شیخ نور اللہ مرقدہ نے حضرت مدنی کے احترام میں آپ کو باضابطہ طور پر تو بیعت نہیں فرمایا، تاہم، اپنی تربیت میں قبول فرما کر اور اوراد و ظائف اور ذکر اذکار کے اعتبار سے آپ کی رہبری و رہنمائی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ 22/ رمضان المبارک 1378ھ / یکم اپریل 1959ء چہار شنبہ میں آپ حضرت شیخ کی جانب سے اجازت بیعت و خلافت سے نوازے گئے۔

آپ اپنی زندگی میں چھ مرتبہ حج و زیارت سے مشرف ہوئے۔ ان اسفار حج کے علاوہ اندرون ملک کے بیسیوں اسفار کے ساتھ بیرونی ممالک میں افریقہ، امریکہ، کناڈا اور فرانس، انگلینڈ وغیرہ کے بھی متعدد سفر فرمائے۔

پروفیسر اکمل یزدانی ایم اے، آپ کے بیرونی اسفار اور زندگی کے آخری لمحات وفات وغیرہ کی تفصیلات میں لکھتے ہیں کہ اندرون ملک اور اسفار حج کے علاوہ حضرت نے بیرون ممالک کے اور بھی اسفار کئے ہیں، مثلاً قیام رمضان کے سلسلے میں حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی ہمرکابی میں آپ نے پاکستان اور ساؤتھ افریقہ کا سفر فرمایا تو ان ہی کے حکم سے آپ ہندوستان سے افریقہ پہنچے۔ اور اسٹینگر میں حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ قیام رمضان فرمایا۔ عید کے بعد حضرت شیخ الحدیث کے ساتھ ساؤتھ افریقہ کے مختلف شہروں اور قصبات کا دورہ کیا اور لوساکا چپاٹا اور زمبیا بھی تشریف لے گئے، پھر جب افریقہ سے حضرت شیخ الحدیث کا انگلینڈ کا سفر ہوا تو آپ بھی ساتھ رہے، اور دارالعلوم ہولکمبری بولٹن میں بیس دن تک قیام پذیر رہے۔ نیز انگلینڈ کے مختلف شہروں ڈیوزبری وغیرہ میں جب حضرت شیخ الحدیث بیعت کے لیے گئے تو آپ بھی ساتھ رہے۔ ان اسفار میں حضرت مولانا منور صاحب کے داماد اور خادم خاص مولانا الحاج انوار عالم صاحب بھی آپ کے ساتھ رہے۔

1985ء میں اکابر تبلیغ کے اصرار آپ نے امریکہ، کناڈا، فرانس، انگلینڈ وغیرہ کا ایک طویل تبلیغی دورہ کیا اور مختلف مقامات پر ہونے والے تبلیغی اجتماعات میں شرکت فرمائی۔

سفر آخرت

اپنے علاقے کے مختلف مدارس کے جلسہ دستار بندی اور جگہ جگہ بیعت وغیرہ کے دورے سے واپسی پر آپ وطن مالوف رشید پور التاباڑی تشریف لے گئے وہیں سے کٹیہار کے لیے روانگی ہوگئی۔ چونکہ بیرونی سفر سے واپسی کے بعد آپ وہاں تشریف نہیں لے جاسکے تھے۔ احباب زیارت وملاقات کے لیے متمنی تھے۔ کٹیہار سے آپ کا سفر احباب سے ملاقات کی غرض سے مختلف دیہی علاقوں کا ہوا۔ سفر سے تھکے تھکائے مضمحل آپ رشید پور 12 / مارچ 1986ء کو واپس لوٹے۔ اس وقت بالکل اچھے خاصے تھے۔ عصر کی نماز سے پہلے فراغت کے بعد مختلف لوگوں سے خیر وعافیت دریافت طلب کرتے رہے، اور مغرب کی نماز کی تیاری کے لیے آپ باتھ روم گئے، وہیں فالج کا زبردست حملہ ہوا اور بات چیت بالکل بند ہوگئی، اسی حال میں علاج کی غرض سے کشن گنج پھر پورنیہ لے جایا گیا، بہترین علاج معالجہ ہوا مگر بے سود رہا اور وہیں جمعہ کے دن تین بجکر پچپن منٹ پر چودہ مارچ 1986ء میں اپنے چہیتے مرید مولوی فضل الرحمن صاحب ایڈوکیٹ جی بی کے دولت کدہ پر اپنے محبوب حقیقی سے جاملے۔ لاش مبارک رشید پور لائی گئی اور 15 / مارچ 1986ء سنیچر کے دن 9 بجکر 35 منٹ پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ نماز جنازہ حضرت میں اندازہ کے مطابق تقریباً بیس ہزار آدمی تھے۔

آپ کے جسد پاک کو آپ کے وطن مالوف رشید پور التاباڑی کی مسجد ذکریا کے سامنے اتر پورب کونے پر سپرد خاک کیا گیا۔ حضرت مولانا کے پسماندگان میں مولانا الحاج حافظ قاری محمد سالم انظر صاحب استاذ وناظم مدرسہ حسنینہ فرقانیہ مسجد ذکر رشید پور ہیں۔ یہ حضرت مولانا کی جانب سے مجاز بیعت بھی ہیں۔ دوسرے فرزند مولانا حافظ محمد سلمان صاحب فاضل مظاہر علوم ہیں۔

حوالہ وماخوذ:

علمائے مظاہر علوم سہارنپور اور ان کی علمی و تصنیفی خدمات، جلد پنجم، تالیف؛ مولانا سید محمد شاہد سہارنپوری، امین عام جامعہ مظاہر علوم سہارنپور، باول اول 1400ھ / 1980ء، بار دوم {باضافات کثیرہ} 1426ھ / 2005، مکتبہ یادگار شیخ {اردو بازار} محلہ مبارک شاہ سہارنپور، یوپی، صفحہ، 83-78